وزیراعظم پاکستان سے رابطہ قائم کریں۔
۷۔ سیمینار اور اجلاس میں حکومتی عہدیداروں کو مدعو کیا جائے تاکہ اُن کا نقطۂ نظر معلوم ہو اور مؤثر نمائندگی حاصل ہو۔
۸۔ برابری کی سطح پر نمائندگی کو مطبوعہ اور برقیاتی ذرائع ابلاغ سے مطلع کیا جائے۔
۹۔ تمام مذکورہ بالا معاملات میں غیر مسلموں کے نمائندوں کی معاونت حاصل کی جائے۔" (رپورٹ: ماہنامہ "جفاکش"، کراچی - فروری ۱۹۹۴ء)

نیشنل ایکشن کمیٹی کا قیام

۲۲ جنوری کو "جسٹس اینڈ پیس کمشن پاکستان" کے زیر اہتمام کیپوچن ہاؤس لاہور میں "مخلوط انتخابات کی بحالی کے لیے نیشنل نیٹ ورکنگ" پر ایک ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ ورکشاپ میں ۵۰ کے قریب مسیحی و مسلم اور خواتین و حضرات نے شرکت کی۔

"ورکشاپ کے شرکاء نے جداگانہ انتخابات کو مکمل طور پر رد کر دیا اور مخلوط انتخابات کی بحالی کے لیے مشترکہ پلیٹ فارم سے جدوجہد کا فیصلہ کیا۔ مختلف تنظیموں کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر ایک "نیشنل ایکشن کمیٹی برائے بحالی مخلوط انتخابات" تشکیل دی گئی۔ پاکستان بھر سے اس میں ۳۱ ممبران کو شامل کیا گیا۔ یہ کمیٹی لوگوں کو بنیادی سطح پر ایشو سے باخبر کرے گی اور حکومتی سطح پر بھی اپنے مطالبہ کے لیے رابطہ رکھے گی۔" (پندرہ روزہ "شاداب" لاہور - فروری ۱۹۹۴ء)

اقلیتی کمشن کی تشکیل نو کا مطالبہ

[جناب معین قریشی کی نگران حکومت کی جانب سے اقلیتی کمشن کی تشکیل پر پندرہ روزہ "شاداب" (لاہور) کا نقطۂ نظر ماہنامہ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کی اشاعت بابت نومبر ۱۹۹۳ء میں نقل کیا گیا تھا۔ اب حکومت کی تبدیلی پر مدیر "شاداب" نے حسبِ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مدیر]

یادش بخیر - نگران حکومت نے جاتے جاتے عجلت میں ایک تیرہ رکنی اقلیتی کمیشن کی تشکیل بھی کر دی تھی جس پر ہم نے ان کالموں میں تبصرہ کرتے ہوئے اسے غیر سرکاری سات اقلیتی اراکین (جن میں دو کا تعلق بھی اکثریت سے ہے) کی شمولیت پر ان کے غیر نمائندہ اور غیر مؤثر ہونے کی بنا